بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

پنجشنبہ

جلد ۳۴ ۔ ۱۰ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش	۵ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ	۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی صدارت میں مطالبات تحریک جدید کی یاددہانی کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری۔ جناب مولوی محمد یار صاحب عارف اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔

اسی قسم کا ایک جلسہ کل بعد نماز مغرب مسجد دارالبرکات میں زیر صدارت ڈاکٹر محمد الدین صاحب منعقد ہوا جس میں مطالبات تحریک جدید کو دہرایا گیا۔

مکرم مولوی علی محمد صاحب اجمیری "ریویو آف ریلیجنز" کے ایڈیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ نے چارج [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: فیض احمد صاحب گجراتی

— (۱) —

فرمایا:-

دہلی جاتے ہی میں نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ میں ان کے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر تقریر کر رہا ہوں۔ اور آیت قل ان صلوٰتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کو لے کر اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہوں۔ اور لوگوں سے کہتا ہوں دیکھو قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے تمام پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد خواب میں ہی میں کئی دفعہ بیدار ہوا۔ اور سویا مگر جب میں بیدار ہوتا تو دیکھتا کہ میں قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین پڑھ کر تقریر کر رہا ہوں۔ اس طرح ساری رات سونے سے اٹھنے تک یہی ہوتا رہا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر تقریر کر رہا ہوں۔ مگر میری تقریر قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی کے گرد ہی چکر کاٹتی رہتی ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے بیج کے طور پر اس آیت کے مطالب کو میرے قلب میں داخل کر دیا ہے۔ اور جب ضرورت ہوگی وہ اس کے مطالب کو میرے ذریعہ سے روشن فرمائے گا۔

— (۲) —

دوسرا رؤیا جو میں نے دیکھا وہ بھی دلی میں ہی دیکھا۔ اور اس وقت دیکھا جب ہمارا سفر نصف کے قریب گزر چکا تھا۔ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میں عرب میں ہوں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہیں موجود ہیں۔ میں خواب میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ مجھے وہ پہلا زمانہ دکھایا گیا ہے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں موجود تھے۔ اور نہ اس امر کا خیال گزر رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہیں۔ اور ہم بھی مکہ میں ہیں۔ اور مدینہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ مشکلات درپیش تھیں۔ اس پر آپ حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ کرنے کے لئے مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو باتیں کیں۔ ان میں ایک واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس واقعہ سے ہی فوراً ایک نتیجہ اخذ کر لیا۔ اور اس پر عمل کر کے مشکلات کو حل کر لیا۔ وہاں بہت سے لوگ ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا مونہہ مغرب کی طرف ہے۔ یعنی افریقہ کی طرف ہے۔ کیونکہ افریقہ عرب سے مغرب کی طرف ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنوب کی طرف کھڑے ہیں۔ آپ بالکل نوجوان دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی عمر چھبیس ستائیس سال کے قریب ہے۔ آپ کے سر پر چھوٹی سی پگڑی ہے۔ وہ پگڑی نہیں جو آجکل کے عرب لوگ باندھتے ہیں۔ اور جسے کوفیہ کہتے ہیں۔ بلکہ وہ پگڑی جو عرب کے لوگ پہلے زمانہ میں پہنا کرتے تھے۔ آپ کے پٹے کانوں کی لو تک یا کچھ نیچے مگر کندھوں سے کافی اوپر تک ہیں۔ رنگ سفید ہے۔ اور قد حدیثوں میں تو کچھ لمبا بیان ہوا ہے۔ مگر میں نے آپ کا قد اس سے کچھ چھوٹا دیکھا ہے۔ آپ کچھ فاصلہ پر میری طرف مونہہ کر کے کھڑے ہیں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اشارہ کر کے لوگوں سے کہتا ہوں۔ دیکھو ایک واقعہ جو حضرت ابوبکرؓ کو تیس چالیس سال سے معلوم تھا۔ مگر باوجود تیس چالیس سال سے معلوم ہونے کے وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے معلوم کر کے فوراً فائدہ اٹھا لیا۔ اور جھٹ اس سے نتیجہ اخذ کر کے اپنی مشکل حل کر لی

(۳)

دہلی سے واپسی کے قریب میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہے۔ جہاں ام طاہرؓ ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی ہیں۔ چارپائی شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہے۔ ام طاہرؓ کا سر جنوب کی طرف ہے اور پاؤں شمال کی طرف۔ ان کے سامنے ایک اور چارپائی پر میری لڑکی امتہ الحکیم بیٹھی ہے۔ (آجکل اس کے رخصتانہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں) ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنی شادی کے سامان میں کچھ کمی محسوس کرتے ہوئے کسی چیز کی مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے۔ مگر میں نے اس کی اس خواہش کو پورا کرنے سے گریز کیا ہے۔ اس پر اس نے اپنی والدہ سے کہا۔ کہ وہ مجھے اس بارے میں کہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ اسکی یہ خواہش پوری کر دیں میں نے کہا۔ کہ جب آپ سفارش کرتی ہیں۔ تو میں کر دوں گا۔ میں جہاں کھڑا تھا وہیں ٹھیرا رہا آگے نہیں بڑھا۔ مگر وہیں کھڑے کھڑے میں نے ام طاہرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے غالب کا یہ شعر پڑھا ؎

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

بعد میں میں نے اپنی ان بیوی سے جو اس رات میرے کمرہ میں تھیں۔ اس خواب کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے۔ لڑکی کی کوئی خواہش ہے اس کا پتہ لگاؤ۔ اس شادی کا انتظام میں نے اپنی بڑی لڑکی ناصرہ بیگم کے سپرد کیا ہوا ہے چنانچہ دہلی سے آنے پر انہوں نے ام متین کی معرفت مجھے کہلا بھیجا۔ کہ میں نے اپنی طرف سے آپ کی دی ہوئی رقم میں سب کام پورا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود کوشش کے وہ نہیں ہو سکا۔ ابھی کچھ اشیا تیار کرنی ہیں۔ اس لئے گو مجھے کہتے شرم آتی ہے۔ مگر یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ آپ کچھ روپیہ اور دیں۔ اس پر میں نے پہلے تو ام متین سے کہا کہ انہیں کہو۔ کہ میں نے تو روپیہ دیتے وقت یہ ہدایت کی تھی۔ کہ اسی روپیہ میں سے تمام اخراجات کو پورا کیا جائے۔ اب میں اور روپیہ نہیں دے سکتا۔ مگر بات کرتے کرتے مجھے اپنا رویا یاد آ گیا۔ اور میں نے کہا کہ بہت اچھا میں اور روپیہ دے دوں گا۔ اس طرح یہ رویا چند دن میں ہی پورا ہو گیا۔ پیغام لانے والی بھی ام متین تھیں جن کا نام مرحومہ کی طرح مریم ہے اور شرعی طور پر وہ بھی امتہ الحکیم کی ماں ہیں۔

(۴)

قادیان آ کر میں نے یہ رویا دیکھا۔ کہ سارہ بیگم مرحومہؓ میرے سامنے آئی ہیں۔ میں ان کی شکل خواب میں بالکل ویسی ہی دیکھتا ہوں۔ جیسی کہ جاگتے میں نظر آتی تھی۔ گویا اس وقت مجھے معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ یہ خواب دیکھ رہا ہوں۔ شکل تو کلی طور پر وہی ہے مگر ان کے چہرے پر کچھ اداسی سی معلوم ہوتی ہے۔ ویسے چہرہ روشن ہے۔ اور لباس بھی بہت اچھا ہے۔ میں نے کہا سارہ! تمہارے چہرے پر اداسی کیوں ہے۔ وہ کہتی ہیں میرے تین بہن بھائی بیمار ہیں۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ انہیں کیا تکلیف ہے۔ وہ کہتی ہیں بڑے بھائی بہن اور چھوٹے بھائی کے پیٹ میں کیڑے ہیں یہ سنکر مجھے تعجب ہوا کہ ان کا چھوٹا بھائی تو کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے چھوٹے بھائی کا کس طرح ذکر کر دیا۔ چنانچہ میں نے کہا۔ چھوٹا بھائی کون؟ انہوں نے کہا مجّنہ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مجّنہ تو کوئی نام نہیں ہوتا۔ شاید مجّنہ ہو۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے اس رویاء کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ممکن ہے۔ پیٹ میں کیڑے ہونے سے ٹائیفائڈ مراد ہو۔ مگر چونکہ سارہ مرحومہ کا چھوٹا بھائی کوئی نہیں۔ اس لئے میں نے اس سے یہ مراد لیا۔ کہ ممکن ہے بھائیوں اور بہن سے مراد انکی اپنی اولاد ہو۔ کیونکہ سارہ مرحومہؓ نے میری بیعت کی ہوئی تھی۔ اور اس طرح ان کی اولاد روحانی لحاظ سے ان کی بھائی بہن بھی کہلا سکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مشورہ دیا۔ کہ بچوں کو ٹائیفائڈ کا ٹیکہ کرا دیا جائے۔

(۵)

اس کے تین دن بعد میں نے رویاء دیکھا۔ کہ ایک چاردیواری سی ہے۔ جس کی چھت نہیں ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا کمرہ دس یا بارہ فٹ کا ہو گا۔ اس میں ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ صرف چار یا پانچ نمازی ہیں۔ میں نماز پڑھا رہا ہوں۔ اس کمرہ کی ایک دیوار میں کھڑکی ہے۔ باہر ایک شخص نے آ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ وہ کہتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میں یہ بھی نقص ہے مولوی محمد علی صاحب میں یہ بھی نقص ہے۔ اور تیسرا نقص یہ بیان کیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب میں بددیانتی کا بھی نقص ہے۔ میں دل میں کہتا ہوں اس شخص نے یہ کیا شور مچا رکھا ہے۔ ہماری نماز خراب ہو رہی ہے۔ اس شخص کی آواز سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹی ہیں ڈیوں تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ مگر ان کے خیالات شروع سے ہی پیغامیوں سے ملتے تھے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی لنگرخانہ کے اخراجات اور دوسرے امور پر پیغامیوں والے اعتراضات کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب جو پنجاب کے ڈائرکٹر آف ہیلتھ رہے ہیں۔ اور اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کے بیٹے ہیں۔ اور پروفیسر تیمور صاحب جو اسلامیہ کالج پشاور کے وائس پرنسپل ہیں۔ ان کے داماد

ہیں۔ بہر حال غلام محمد صاحب کے خیالات شروع سے ہی موجودہ پیغامیوں سے ملتے جلتے تھے۔ اور جب اختلاف ہوا۔ تو وہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کی پارٹی سے جا ملے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ پروفیسر تیمور صاحب علی گڑھ جا رہے تھے۔ میں ان کو ذرا آگے تک چھوڑنے گیا اور چلتے چلتے ہم وڈالہ پہونچ گئے۔ رستہ میں انہوں نے کہا حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ) کے پاس متعدد جگہوں سے میرے رشتہ کے لئے درخواستیں آئی ہیں۔ اور حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ) میری شادی کے لئے زور دے رہے ہیں۔ مگر میں نے ابھی تک کوئی رشتہ پسند نہیں کیا۔ اس کے بعد وہ کہنے لگے پہلے تو میں نے آپ کو اس کے متعلق نہیں بتایا۔ مگر ایک جگہ ایسی ہے جہاں میں شادی کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹی کا نام لیا۔ مگر ساتھ ہی کہا چونکہ سلسلہ کے متعلق ان کے خیالات اچھے نہیں ہیں۔ اس لئے مجھے رشتہ کرنے سے ڈر بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھ پر اس کا بُرا اثر نہ پڑے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر انسان میں ہمت ہو۔ تو وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈال سکتا ہے۔ کجا یہ کہ وہ دوسروں سے اثر لے) بہر حال خواب میں اس شخص کی آواز سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ماسٹر غلام محمد صاحب ہیں۔ وہ اپنے ان الفاظ کو بار بار دہراتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب میں فلاں نقص ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میں فلاں نقص ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب میں بد دیانتی کا بھی نقص ہے۔ ہم نے جب نماز ختم کی تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کمرے کا چکر کاٹ کر دروازہ سے گزرے۔ اور میرے پہلو میں آکر گر گئے میں نے ان کی طرف توجہ کی۔ اور اس خیال سے کہ انہیں کہیں چوٹ تو نہیں آئی۔ پہلے میں نے ان کے جسم پر ہاتھ رکھا۔ مگر وہ لیٹے لیٹے ہی جوش میں اپنے الفاظ کو دوہراتے جاتے تھے۔ پہلی دو باتیں تو مجھے یاد نہیں۔ تیسری بات یاد ہے۔ وہ کہتے تھے مجھے مولوی محمد علی صاحب کی دیانت پر بھی اعتراض ہے۔ میں رویا میں ہی ان سے کہتا ہوں کہ مجھے بھی مولوی محمد علی صاحب کے خلاف ان کی دیانت کے متعلق شبہ ہے۔ یہ کہتے وقت میرا ذہن قرآن کریم کے ترجمہ کی طرف گیا ہے۔ جو سلسلہ کے روپیہ سے تیار ہوا۔ اور وہ جاتے وقت اپنے ساتھ لے گئے۔ اسی طرح یہاں کی کتب مانگ کر لے گئے۔ اور واپس نہ کیں۔ باقی دو باتوں کے متعلق میں کہتا ہوں۔ کہ جب تک ثبوت نہ ملے میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ جب تک کسی الزام کا ثبوت نہ ہو۔ اسے نہ مانا کرو۔ اس وقت میں نے قرآن کریم یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ کہ انہوں نے یوں کہا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں خدا تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک کسی کے خلاف ثبوت موجود نہ ہو۔ میں کوئی بات نہ مانا کروں۔ اس لئے میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا۔ جب میں نے یہ کہا تو ایک شخص جو میرے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا چہرہ کچھ متغیر سا ہو گیا۔ اس کے چہرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ یہ سوچ کر حیران ہے کہ مولوی محمد علی صاحب میں تو یا بات پائی جاتی ہے۔ کہ آپ کے خلاف انہیں کوئی ذرا سی بات بھی مل جائے۔ تو خواہ وہ جھوٹی ہی کیوں نہ ہو اسے خوب پھیلاتے ہیں۔ مگر آپ کی یہ حالت ہے۔ کہ خود مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی میں سے ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب میں یہ یہ نقائص ہیں۔ مگر آپ کہتے ہیں جب تک ثبوت نہ ہو۔ میں ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

1103

(۶)

پرسوں اترسوں میں نے رویا میں دیکھا کہ میں خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور کہہ رہا ہوں اے خدا جب کبھی میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو تُو کمال محبت سے میری خبر گیری کرتا ہے۔ مگر میرے دل کی خلش جو تیرے وصال اور قرب کے لئے ہے اسے تو کیوں پورا نہیں کرتا کیا وجہ ہے کہ جب تو میری ہر خواہش کو پورا کر دیا کرتا ہے۔ تو میری یہ خواہش کہ مجھے تیرے قرب کا کمال حاصل ہو پوری نہیں ہوتی۔ یہی دُعا کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کو سمجھنے کے لئے سورۃ الفاتحہ کو سمجھنا ضروری ہے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اھدنا الصراط المستقیم کیوں پڑھتے تھے۔ کیا انہیں صراط مستقیم اب تک نصیب نہ ہوا تھا۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے صراط مستقیم کی دعا سکھائی ہے۔ کسی منزل کی نہیں۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ غیر محدود ہے۔ اس لئے اس کی طرف جانے والا صراط بھی غیر محدود ہے۔ جب انسان خدا تعالےٰ سے اتصال پیدا کر لیتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرا درجہ جو پہلے سے اعلےٰ ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے دعا شروع کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح کرتا جاتا ہے۔ نہ صرف اس دنیا میں بلکہ اگلے جہان میں بھی اسی طرح کرتا جائے گا۔ عشق الہی اور مخلوق کے عشق میں یہی فرق ہے۔ مخلوق کا عشق وصال کے بعد ٹھنڈا پڑ جاتا ہے کیونکہ جو کچھ ملنا تھا مل گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا عشق وصال کے بعد اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ وصال کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے اوپر وصال کے مقام اور بھی ہیں۔ اور جب ان کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو پھر اور بڑا انکشاف ہوتا ہے اور اسی طرح ہوتا جائیگا۔ اور ابدالآباد تک یونہی ہوتا جائے گا۔ تب انسانی روح جو غیر محدود کی کنہ کو نہیں پا سکتی یقین کامل کے درجہ تک پہونچ جائیگی۔ کہ میرا خدا غیر محدود ہے۔ اور اس کا علم الیقین حق الیقین میں بدل جائے گا۔

یوم پیشوایان مذاہب

مورخہ ۳ ماہ نبوت مطابق ۳ ماہ نومبر بروز اتوار یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن ان پیشوایان مذاہب کی سیرۃ پر تقاریر کا انتظام کیا جائے۔ جو اسلامی تعلیم کے مطابق سچے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہر جگہ جماعت ہائے احمدیہ اس دن پورے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں:۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

درس الحدیث

از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

قیصر روم کی شہادت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت پر اور آپ سے ملاقات کی تڑپ

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے ابوسفیان سے روایت کی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد ملک عرب میں امن ہو جانے پر مختلف وفود۔ مکاتیب اور فرامین کے ذریعہ اپنے زمانہ کے بادشاہوں اور نوابوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ ایک فرمان واجب الاذعان۔ ہرقل والئے روم کے نام دحیہ کلبی (بدری صحابی) کے ہاتھ روانہ فرمایا۔ حضرت دحیہ کلبی رضؓ حضور پرنور کے فرمان کو عظیم بُصری کے پاس لیکر پہنچے۔ ہرقل اس وقت بیت المقدس آیا ہوا تھا۔ ہرقل کو جب اس پیغام کی اطلاع پہنچی۔ تو اس نے خواہش کی۔ کہ بہتر ہوگا۔ اگر کوئی عرب کا آدمی مل جائے۔ تا میں اس سے بالمشافہ گفتگو کر کے حضور علیہ السلام کے حالات معلوم کرلوں۔

ادھر مکہ سے قریشیوں کا ایک تجارتی قافلہ ملک شام آیا ہوا تھا۔ جس کے رئیس ابوسفیان تھے۔ جو تا حال اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ ہرقل کے درباری ان کو اس کے دربار میں لے گئے۔ (یہ حدیث حضرت ابوسفیان رضؓ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے مسلمان ہو کر بیان کی ہے) ابوسفیان رضؓ کا بیان ہے۔ کہ ہرقل اس وقت دربار لگائے بیٹھا تھا۔ اور اطراف و جوانب کے گورنر اور سربرآوردہ اس کے ارد گرد تعظیماً بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ابوسفیان رضؓ کو اپنے قریب اور ان کے ساتھیوں کو ان کے پیچھے بٹھایا۔ اور عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے اس نے ایک ترجمان مقرر کیا۔ اور اس کو کہا۔ کہ ابوسفیان رضؓ کے ساتھیوں کو کہہ دو۔ کہ اگر یہ کسی بات میں غلط بیانی کرے۔ تو تم فوراً اسکی تغلیط کرنا۔ ابوسفیان چونکہ اس وقت تک حلقہ بگوش اسلام نہ ہوئے تھے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اگر مجھے اپنے ساتھیوں کے متعلق یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ میری غلط بیانی پر گرفت کریں گے۔ تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق ضرور غلط بات پیش کرتا۔ ہرقل نے پہلا سوال یہ کیا۔ کیف نسبہ فیکم۔ (حضور پرنور) کا خاندان تم میں کیسا ہے۔ ابوسفیان رضؓ نے کہا۔ ھو فینا ذو نسب۔ آپ ہم میں معزز خاندان کے فرد ہیں۔ دوسرا سوال یہ کیا کہ تم میں سے پہلے بھی قریب زمانہ میں کسی نے مدعی رسالت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا۔ نہیں۔ تیسرا سوال یہ کیا۔ کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہے۔ ابوسفیان رضؓ نے نفی میں جواب دیا۔ چوتھا سوال یہ کیا۔ کہ اس کو ماننے والے اشراف اور معزز لوگ ہیں۔ یا غربا۔ اور کمزور۔ ابوسفیان نے کہا۔ کہ غربا و کمزور۔ غلام اور حقیر لوگ ماننے والے ہیں۔ پانچواں سوال یہ کیا۔ کہ وہ لوگ کم ہو رہے ہیں یا زیادہ۔ ابوسفیان رضؓ نے کہا کہ وہ لوگ دن بدن زیادہ ہو رہے ہیں۔ چھٹا سوال یہ کیا۔ کہ کیا دین میں خرابی محسوس کرنے کی وجہ سے کوئی مرتد نہیں ہوتا۔ ابوسفیان رضؓ نے کہا۔ کہ نہیں۔ ساتواں سوال یہ کیا۔ کہ دعوے سے پہلے کبھی تم نے (حضور پرنور پر) جھوٹ کی تہمت تو نہیں لگائی۔ ابوسفیان رضؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آٹھواں سوال یہ کیا کہ آپ کبھی عہد شکنی تو نہیں کرتے۔ ابوسفیان نے عہد شکنی کے متعلق تو نفی میں جواب دیا۔ لیکن اپنے پاس سے یہ بات بڑھا کر بیان کی۔ کہ اب ایک اور آپ کے اور ہمارے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ معلوم نہیں آپ عہد شکنی کرتے ہیں یا نہیں۔ ابوسفیان رضؓ نے مسلمان ہو کر بیان کیا کہ ساری گفتگو میں یہ بات اپنی طرف سے بسیار کوشش کے باوجود کہہ سکا۔ ہرقل نے سوال نہم یہ کیا۔ کہ اگر تمہاری (حضور پرنور) کے ساتھ جنگ ہوتی ہے۔ تو جنگ کا پانسہ کس طرف ہوتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ جنگ کی مثال ڈول کی سی ہے کبھی ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کبھی ہمارے ہاتھ میں۔ یعنی کبھی آپ جیتتے ہیں اور کبھی ہم۔ سوال دہم یہ کیا۔ کہ وہ (حضور پرنور) تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں۔ ابوسفیان رضؓ نے جواب دیا۔ کہ آپ ہمیں خدائے واحد کی عبادت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور اپنے آباؤ اجداد کی شرک کی باتوں کو چھوڑنے اور نماز ادا کرنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ قیصر روم نے اس جگہ پر سوالات ختم کئے۔ اور ابوسفیان کے جوابات پر ریمارک دئیے۔ اور اس حدیث میں یہ حصہ نہایت اہم ہے۔ چنانچہ ہرقل نے ترجمان کے ذریعہ ابوسفیان کو کہا۔ کہ میں نے تم سے حضور پرنور کے خاندان کے متعلق پوچھا۔ تو تم نے آپ کا عالی خاندان بتایا۔ تو نبی ہمیشہ عالی خاندان میں ہی مبعوث کئے جاتے ہیں۔ پھر میرے اس سوال پر کہ آپ سے پہلے تو کسی نے دعویٰ رسالت تو نہیں کیا۔ تم نے کہا نہیں۔ یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا۔ کہ شاید وہ اگلوں کی پیروی کرتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پھر میں نے یہ سوال کیا۔ کہ اس کے آباء میں سے پہلے کوئی بادشاہ تو نہیں گذرا۔ تم نے نفی میں جواب دیا۔ یہ سوال میں نے اس لئے کیا۔ کہ دیکھوں کہ آیا آپ کے دعویٰ رسالت میں آباء و اجداد کی سلطنت واپس لینا تو مضمر نہیں۔ پھر میں نے یہ سوال کیا۔ کہ تم نے آپ (حضور پرنور) کو دعویٰ رسالت سے پہلے کبھی جھوٹا تو نہیں کہا۔ تم نے کہا۔ نہیں۔ تو میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ چالیس سال تک تو تم میں امین و صدوق رہا۔ اور کبھی کسی انسان پر جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن خدا پر وہ ایک دم جھوٹ بولنے لگ پڑے۔ پھر میں نے یہ سوال کیا۔ کہ اس کو ماننے والے معزز امراء اور اشراف الناس ہیں۔ یا کمزور اور غرباء تم نے کہا۔ کہ غرباء اور کمزور لوگ اس کے اتباع ہیں۔ تو اس بات میں بھی وہ حق پر ہیں۔ کیونکہ شروع میں نبیوں کو ماننے والے کثرت سے غرباء اور کمزور اور دنیا کی نظر میں بے حقیقت ہوتے ہیں۔ پھر میرے اس سوال پر کہ آپ کو ماننے والے کم ہو رہے ہیں۔ یا زیادہ۔ تم نے کہا ہے۔ کہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ یہ امر پختگی ایمان کی علامت ہے۔ کیونکہ ایمان کی شان یہی ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ تمام اکناف عالم میں پھیل جائے۔ پھر میں نے یہ سوال کیا کہ اس کے ماننے والوں میں سے اس کے دین میں نقص اور خرابی کی وجہ سے تو کوئی مرتد نہیں ہوتا۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ تو یہ علامت بھی بشاشت کی علامت ہے۔ کیونکہ ایمان ایک دفعہ دل میں جب داخل ہو جاتا ہے۔ تو خواہ کیسی ہی تکالیف اور مصائب اس پر وارد ہوں۔ وہ برگردان نہیں ہوتا۔ پھر میں نے یہ سوال کیا۔ کہ وہ عہد شکنی تو نہیں کرتے۔ تم نے نفی میں جواب دیا۔ تو میری طرف سے یہی ریمارک ہے۔ کہ خدا کے رسول کبھی بدعہدی نہیں کرتے۔ کذالک الرسل لا تغدر۔ پھر میں نے سوال کیا۔ کہ وہ آپ لوگوں کو کس امر کا حکم دیتے ہیں۔ تم نے کہا کہ وہ خدا واحد کی پرستش اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے اور بتوں کی پوجا کو ترک کرنے۔ نماز۔ سچ اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں۔ اس جگہ ہرقل نے صلہ رحمی کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ شارحین حدیث کا بیان ہے۔ کہ شاید اس نے عفاف پر ہی اکتفا کیا ہے۔ کیونکہ ایک پرہیزگار آدمی ضرور صلہ رحمی میں حصہ لیگا۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ راوی بھول گئے ہیں۔ ان ریمارکس کے بعد آخری بات (قول فیصل) ہرقل نے یہ کہی۔ اور ابوسفیان کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ جو کچھ تم نے کہا ہے۔ اگر یہ تمام باتیں حضور پرنور میں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ عنقریب اس جگہ (اور اپنے قدموں کے نیچے کی طرف اشارہ کیا) کا مالک ہو جائے گا۔ نیز کہا کہ یہ تو میں جانتا تھا۔ کہ حالات زمانہ ایک نبی کے مقتضی ہیں۔ لیکن مجھے یہ پتہ نہ تھا۔ کہ وہ نبی عرب میں مبعوث ہوں گے اور اگر میں جانتا کہ میں آپ تک پہنچ سکتا۔ تو میں ضرور پوری کوشش کرتا۔ اور اگر میں آپ کے پاس ہوتا۔ تو آپ کے پاؤں دھو کر شرف حاصل کرتا۔

ہرقل والئے روم کے تمام ریمارکس ایسے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہر نبی کی سچائی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہم ان معیاروں کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو بھی ثابت کر سکتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد و آلہ و بارک وسلم (خاکسار غلام مجتبیٰ احمد)

تبلیغ کے جہاد کیلئے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے تئیں پیش کریں

مولوی فاضل یا گریجوایٹ احمدی احباب کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نادر موقعہ ہے۔ تبلیغ کا شوق رکھنے والے نوجوان توجہ فرماویں۔ اور جلد از جلد اپنے آپ کو پیش کریں۔ تا ان کو مناسب تعلیم دیکر روحانی پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لئے بھجوایا جا سکے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ہز ہائی نس سر آغا خاں کی ڈائمنڈ جوبلی کے دلچسپ حالات

(۳)

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ مقیم دارالسلام

یہ ساری تقریب ہز ہائی نس کی تقریر کے بعد ختم ہو گئی۔ تقریب کے آخر پر ہز ہائی نس نے انگریزی میں لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی۔ ہز ہائی نس کی آواز بار بار لرزہ کھاتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ بڑھاپا اور موٹاپا بہت حد تک آواز پر اثر کر رہا ہے۔ ہز ہائی نس کی تقریر کی سنائیں خصوصیات جو سب لوگوں نے نوٹ کیں وہ یہ تھیں۔ کہ وہ بغیر اللہ تعالیٰ کے نام بغیر اللہ تعالیٰ کے شکریہ کے بغیر کسی قسم کے روحانی یا مذہبی ذکر کے تھی ہز ہائی نس نے خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے اپنی قوم کی اقتصادی حالت کی بہتری کے واسطے فکرمند تھے۔ کیونکہ جوں جوں وہ غور کرتے انہیں ان کا مستقبل تاریک نظر آتا۔ لیکن ڈائمنڈ جوبلی نے ان کے اس قدیمی فکر کو دور کر دیا ہے۔ اور ڈائمنڈ جوبلی کے تحفہ نے ان کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے کہ وہ اس تاریک مستقبل کو اقتصادی طور پر روشن کر سکیں۔ اس کے لئے انہوں نے ڈائمنڈ جوبلی ٹرسٹ بنا دیا ہے اور یہ ساری رقم اس ٹرسٹ میں چلی جائیگی اور اس رقم سے "بلڈنگ سوسائٹی" تجارتی اصول پر قائم کی جائے گی اور بعض دیگر کام۔ اور جن اسماعیلیوں کے پاس سرمایہ نہیں۔ ان کو اس سرمایہ سے تین فیصدی سے چھ فیصدی سود پر رقم دی جا سکے گی۔ یہ ٹرسٹ اور بلڈنگ سوسائٹی اور کوآپریٹیو سوسائٹی بطور مرکز کے ہوں گی اور افراد انفرادی طور پر کوشش کر کے اور سرمایہ حاصل کر کے اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے۔ یہ ٹرسٹ دراصل گذشتہ سال سے کام کر رہا ہے۔ یہ رقم ساری کی ساری دو حصوں میں ہے۔ ایک حصہ ہز ہائی نس کا ہے جو ان ہیروں کی قیمت کے برابر ہے دوسرا حصہ ساری اسماعیلی کمیونٹی کا ہے۔ جس میں اسماعیلیوں نے اپنی حیثیت کے مطابق حصے لے کر ٹرسٹ فنڈ قائم کیا ہے۔ اس موقعہ پر ہز ہائی نس نے اس سکیم کا اعلان کرتے ہوئے اپنی قوم کو صحت کی طرف بھی توجہ دلائی خصوصاً دانتوں کی حفاظت کے متعلق تاکید کی۔ اور کہا کہ وہ اس بات کا ارادہ رکھتے ہیں کہ پانچ چھ اسماعیلی نوجوانوں کو ولایت یا کسی اور ملک میں بھجوا کر دانتوں کی ڈاکٹری کا علم دلائیں۔

تقریر کے آخری حصہ میں مختلف اقوام سے اپیل کی کہ وہ مل جل کر رہیں۔ اور نفرت و خوف کو پاس نہ آنے دیں کیونکہ جب یہ دو باتیں پیدا ہو جاتی ہیں تو جھگڑے و فسادات شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے باہمی طور پر مل جل کر رہنے کا یہی طریق ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے نفرت نہ کی جائے۔ اور نہ خوف سے کسی کو دیکھا جائے۔

تقریر کے شروع میں حکومت۔ حکومت کے عہدیداروں۔ میونسپلٹی اور میونسپلٹی کے ڈاکٹر اور بینک والوں کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جن کے تعاون کے بغیر یہ تقریب کبھی کامیاب نہ ہو سکتی۔ اور اس پر ہز ہائی نس نے ساری تقریب کو ختم کر دیا۔ یہ تقریر خالصۃً اقتصادی تقریر تھی جو اپنی قوم کی بہتری کے واسطے ایک سکیم پر مشتمل تھی۔ اور اس سکیم کا دراصل ایک سال سے اعلان ہو چکا تھا جو عام پبلک کے لئے کوئی نئی چیز نہ تھی۔ ایک ایسا شخص جسے "خداوند خاص امام روحانی باپ کہہ کر امام مبین" اور نہ معلوم کیا کچھ اسے سمجھا یا کہا جاتا ہے اس تقریب پر قدرتی طور پر ہر ایک شخص کی توقع تھی کہ وہ ہز ہائی نس کی روحانی یا مذہبی حیثیت کا مشاہدہ کر سکیں گے۔ اس لحاظ سے اس تقریب کے دیکھنے والے اپنے مقصد کو نہ پا سکے۔ اب سوا چھ بج چکے تھے روزہ کی افطاری کا وقت قریب تھا۔ روزے دار جلد جلد باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ اور مغرب کی نماز کے لئے منزل مقصود پر جلد پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ اس سارے نظارہ کے اثرات کو پیش کر کے لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کر سکیں۔ آہ! دنیا کس قدر گمراہی میں مبتلا ہے۔ اے احمدی نوجوان! اٹھ اور اپنے مقدس آقا و خلیفہ کی آواز پر لبیک کہہ کر اسلامی چشمہ سے دنیا کو سیراب کرنے کے لئے کوشش کر اور اپنی کوشش کو بڑھاتا چلا جا۔ آج صفحہ دنیا پر سچ مچ تیرے سوا اور کوئی اس بات کا اہل نہیں کہ وہ یہ کام کر سکے۔

افطاری کے قریب ہز ہائی نس نے اپنے بنگلہ میں ۳۰۰ شہر کے معززین و حکام کو Sundowner دیا۔

اور آہستہ آہستہ رات کی تاریکی نے آج کے سارے نظارے پر پردہ ڈال دیا۔

قارئین الفضل پر سارا بیان ناقص رہیگا اگر آپ کو یہ نہ بتایا جائے کہ دارالسلام جو زیب و زینت اور اس قسم کی تقریبوں کے لئے ایک نہایت ہی موزوں شہر ہے سارا شہر خصوصاً "جماعت خانہ" جو اسماعیلیوں کے لئے بطور مسجد کے ہوتا ہے کی سڑک نہایت عمدگی سے سجائی گئی تھی ہر جگہ اٹالین آرٹ انہیں داد دے رہا تھا۔ خوبصورت دروازوں سے سارے شہر کو دولہن بنا دیا گیا تھا۔ دروازوں پر مختلف قسم کے قطعات و آیات قرآنی لکھی ہوئی تھیں۔ ان آیات کا یہاں لکھنا ضروری ہے۔ تا اس ساری تقریب کو اچھی طرح سے سمجھا جا سکے۔ اس سے ان اسماعیلیوں کی ذہنی کیفیت بھی سمجھ آ جائے گی (۱) وکل شیءٍ احصینٰہُ فی امام مبین (۲) واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمٰت فقال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین (۳) واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا (۴) قد جاءکم نور من اللّٰہ (۵) اطیعوا اللّٰہ والرسول واولی الامر منکم (۶) ان اللّٰہ اصطفٰی اٰدم ونوحاً واٰل ابراھیم واٰل عمران علی العالمین

اس تقریب جوبلی پر ایک خاص بات یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ اسماعیلیوں نے کافی لٹریچر انگریزی و گجراتی میں شائع کیا ہے۔ میں نے حتی المقدور یہ سارا لٹریچر خرید کیا ہے جو مرکزی لائبریری میں انشاء اللہ بھجوایا جائے گا۔ چند ایک باتیں ان کے تازہ شائع شدہ لٹریچر سے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جو اس ساری تقریب اور اسماعیلی ازم کو سمجھنے میں کافی محد ہوں گی۔

ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ اسلام کے وہ اصول جو ساتویں صدی عیسوی میں بالکل اچھے تھے وہ ابتدائی لوگوں کے واسطے تھے لیکن اب یہ اصول Cannot work now قابل عمل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اس موقعہ پر زنجبار سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے The Imam can completely disregard the Shariat; can cancel it or alter it...... His followers, therefore have no right to judge him by his actions or to follow his example (Youth Aug. 1946)

یعنی امام شریعت کو بالکل کالعدم کر سکتا ہے۔ اسے تبدیل کر سکتا ہے۔ اسے منسوخ کر سکتا ہے...... اس کے متبع اور پیرو اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ اس کے اعمال سے اسے جج کریں یا اس کے نمونہ کی پیروی کریں۔ جب تک کہ وہ خود اس بات کا اختیار نہ دے وغیرہ ذالک۔ یہ دو ایک باتیں بطور نمونہ درج کی ہیں میرا ارادہ ہے کہ اسماعیلی کمیونٹی اور ان کے مذہب کے متعلق تازہ لٹریچر سے ایک مضمون لکھ کر روانہ کروں۔ اس لئے بقیہ باتیں فی الحال چھوڑتا ہوں۔

وقف توڑنے کا اعلان

نیاز احمد صاحب ولد ... الدین صاحب ساکنہ سیالکوٹ نے معاہدہ وقف زندگی کو پر کیا جب ان کو منتخب کر لیا گیا۔ تو کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں معاہدہ وقف زندگی کے شرائط کی پابندی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان کا وقف بعد منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے

۹۷۳۲ منکہ فضل بی بی زوجہ ماسٹر شیر علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت یکم جنوری ۱۹۳۲ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے ماہوار جیب خرچ ۵/- روپے مجھے خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامتہ:۔ فضل بی بی بقلم خود موصیہ
گواہ شد:۔ ماسٹر شیر علی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان گواہ شد: علی محمد صحابی دہوسی

۹۰۰۵ منکہ خورشید بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم جٹ وڑائچ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۸۷ ج شیخ پور ڈاکخانہ بھاگٹ نوالہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- جو میں نے زیوروں کی صورت میں وصول کر لیا ہوا ہے۔ زیورات طلائی چالیس تولے سونا نقد ایک ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر اور جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ خورشید بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ چوہدری ناصر احمد خاوند موصیہ

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

لبوب کبیر

لبوب کبیر مشہور معجون ہے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ فی زمانہ ننانوے فیصدی دواخانے اس کو تیار کرتے وقت نہ تو صحیح اجزاء ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء سے بناتے ہیں۔ ہمیں یہ نسخہ ایک پرانی بیاض سے ملا ہے۔ اس میں تمام مغزیات اسے مصالح جات کے علاوہ مایہ تسترا عرابی۔ زعفران مصطگی رومی۔ ورق سونا۔ ورق چاندی۔ عنبر۔ مشک۔ مروارید۔ کہربا۔ مرجان عقیق یمنی۔ یاقوت رمانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون گردے کو گرم کرتی اور طاقت کو بڑھاتی ہے۔ مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ دافع نسیان ہے دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور نشاط آور ہے۔ بدن کو فربہ کرتی اور رنگ نکھارتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی اور قوت دینے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ قیمت درجہ اول آٹھ روپے چھٹانک

طبیہ عجائب گھر قادیان

ہر مایوس کن مرض کیلئے ہمارے دیرانہ مجربات طلب کریں

آنکھوں کی کمزوری اور ہر مرض کے لئے یقیناً اکسیر ہے

سرمہ اکسیر البصر فی تولہ ۸/- **حمیدیہ فارمیسی قادیان**

سرمایہ دار احباب توجہ فرمائیں

ہم نے اپنے کاروبار کی توسیع اور ترقی کے خیال سے سرمایہ کے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پس جو دوست کاروباری اصول پر ہماری بزنس میں روپیہ لگانا چاہیں۔ وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سارا معاملہ حسابی اصول کے مطابق اور دیانتداری کے طریق پر ہوگا۔ اس وقت ہمارے پاس اندرون ہند اور بیرون ہند کی متعدد ایجنسیاں ہیں۔

خاکسار مرزا منیر احمد آرسو کو کمپنی ۱۷/
دریائے گنج ——— دہلی

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خداتعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں! اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے۔ کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تصحیح

الفضل ۲۰۷ میں وصیت ۹۵۲۳ کی بجائے ۲۵۲۳ شائع کیا گیا ہے
الفضل ۲۱۳ میں حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ کی بجائے ولد شائع کیا گیا ہے
الفضل ۲۲۱ میں ۹۶۴۲ کی بجائے ۹۲۴۴ شائع کیا گیا ہے
الفضل ۲۲۶ میں ۹۶۵۴ کی بجائے ۹۶۵۹ لکھا گیا ہے

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

گمشدہ ہینڈ بیگ

۲۵ اکتوبر کو قادیان سے واپسی کے وقت غالباً بٹالہ سٹیشن پر ایک ہینڈ بیگ رہ گیا تھا۔ جس میں اور چیزوں کے علاوہ لوٹا گلاس اور ایک تھالی بھی تھی۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو۔ تو وہ پیر انوار الدین صاحب بیرون دہلی گیٹ فیروزپور شہر کو اطلاع کر کے عنداللہ ماجور ہوں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر:۔ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کی عمارت کے ساتھ ہی جو ایک نیا ایوان نمائندہ اسمبلی کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ آج سر ہرکنیلک کمانڈر انچیف افواج ہند نے اس ہال کا معائنہ کیا:۔

دہلی ۲۹ اکتوبر:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کے لئے دہلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتے ہوئے ہر طرح کے ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر چلنا ممنوع قرار دیدیا ہے۔ مزید براں گھروں اور کوٹھوں پر اینٹ پتھر وغیرہ کا ذخیرہ رکھنا بھی منع کر دیا ہے۔

پشاور ۲۹ اکتوبر:۔ سرحدی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں کئی اہم ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ایک ریزولیوشن میں صوبہ سرحد میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کئے جانے اور قبائلی علاقوں اور ملحقہ ریاستوں کے عوام کو صوبہ سرحد میں جائداد خریدنے کی ممانعت کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا ہے

لندن ۲۹ اکتوبر:۔ برطانیہ کے طول و عرض میں چوروں کے گروہ نے گذشتہ چند ماہ میں ایک لاکھ پونڈ کے جواہرات اڑا لئے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے ڈچس آف ونڈسر کے یہاں ۵۰ ہزار پونڈ کے جواہرات پر ہاتھ صاف کیا۔ اور بعد ازاں شاہ انگلستان کی اقامت گاہ سے [illegible] سو پونڈ کے جواہرات اڑا لئے۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر:۔ اس سال ستمبر کے آخر تک دس لاکھ سے زیادہ آدمی فوجی خدمات سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔

بیروت ۲۹ اکتوبر:۔ حکومت ترکی میں جو لبنانی باشندے مقیم ہیں۔ اُن کی املاک اور شہری حیثیت کے سلسلہ میں حکام ترکیہ سے گفت و شنید کرنے کے لئے حکومت لبنان ایک وفد ترکی بھیج رہی ہے:۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر:۔ مسٹر جوگندر ناتھ منڈل لیبر ممبر عبوری حکومت نے ایک بیان میں نواکھلی اور ٹپرا کے فرقہ وارانہ فسادات کی انتہائی مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں میں فسادی عنصر موجود ہے جو فساد کو ہوا دے رہے ہیں۔

نیویارک ۲۹ اکتوبر:۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں اس وقت ساٹھ لاکھ جرائم پیشہ اشخاص ہیں۔ اور یہ تعداد ان تمام امریکی فوجیوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے جنہوں نے جرمنی اور جاپان کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا:۔

کراچی ۲۹ اکتوبر:۔ اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ برطانیہ کے ایک فرمان کے بموجب دس نومبر کو گیارہ بجے جنگِ عظیم کے احترام میں دو منٹ کے لئے مکمل خاموشی اختیار کی جائے گی

دہلی ۲۹ اکتوبر:۔ عبوری حکومت کے لیبر ممبر مسٹر جگجیون رام کی صدارت میں ۲۹ اور ۳۰ نومبر کو دہلی میں ریاستی وزراء کی کانفرنس ہو گی۔ ایجنڈا میں ایک پنج سالہ پروگرام بھی شامل ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان لیبر پالیسی کے متعلق باہم ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا ہو جائے۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر:۔ بنگال کے بعض اضلاع میں چاول کی قیمتیں چڑھ گئی ہیں۔ جلپائی گوڑی میں چاول کی قیمت ۲۳ روپیہ فی من سے چالیس روپیہ فی من تک پہنچ گئی ہے۔

حیدر آباد ۲۹ اکتوبر:۔ حیدر آباد میں نئی آئینی اصلاحات کے ماتحت لیجسلیٹو اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ تین لاکھ اشخاص کو رائے دہی کا حق ہو گا۔ ۱۹ دسمبر کو الیکشن ہو گا۔

لاہور ۲۹ اکتوبر:۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزا ابو سعید مرحوم سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس کے قتل کے سلسلے میں ریلوے کانسٹیبل پورن سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت ۱۸ نومبر کو سیشن کورٹ میں شروع ہو کر ۲۳ نومبر کو ختم ہو جائے گی:۔

نورمبرگ ۲۸ اکتوبر:۔ معلوم ہوا ہے کہ نورمبرگ میں سرکردہ نازیوں کے خلاف ایک اور مقدمہ کی سماعت ۲ دسمبر سے شروع ہو گی۔ ان نازیوں

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ آج صبح مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر سردار پٹیل نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندوستان میں سول سروسز کے مستقبل کے متعلق صوبائی حکومتوں سے مشورہ ہو رہا ہے بنگال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس وقت تک مرکزی حکومت نے بنگال گورنمنٹ کو کوئی مشورہ نہیں دیا اور نہ تنبیہ کی ہے۔ اس سلسلے میں وائسرائے ہند کے ساتھ مرکزی حکومت کے ممبروں کی جو گفتگو ہوئی۔ اس کی تفصیل سردست نہیں بیان کی جاسکتی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ گذشتہ جنگ میں حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں اس وقت کوئی شخص مقدمہ چلائے بغیر نظر بند نہیں ہے۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ میمن سنگھ کے ضلع میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تین اشخاص مارے گئے اور سات مجروح ہوئے۔ اب صورت حالات پر قابو پالیا گیا ہے۔

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ آج چار اشخاص پر چاقو سے حملہ کیا گیا۔ روئی سے لدی ہوئی ایک لاری اور چھ جھونپڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے دارالعوام میں بتایا کہ وزیر اعظم مصر کا یہ اعلان درست نہیں ہے کہ مصر و سوڈان کو شاہ مصر کے ماتحت ملحق کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا سوڈان کے موجودہ انتظام حکومت اور درجہ میں تبدیلی کرنے کی کوئی تجویز بھی زیر غور نہیں ہے۔

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے شاہ ابن سعود کے نام ایک خط میں اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ فلسطین میں فوری طور پر ایک لاکھ یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ صوفیہ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ کے انتخابات ختم ہو گئے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی نے بہت زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ غلاف کعبہ کی روانگی ۲۸ اکتوبر کو عمل میں آئی۔ یہ تقریب بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ شاہ فاروق کی نمائندگی کیلئے نائب وزیر اعظم موجود تھے۔ فوج نے اس کے اردگرد سات چکر لگائے۔ کارواں روانہ ہونے پر توپوں کی سلامی دی گئی۔

ماسکو ۲۹ اکتوبر۔ مارشل سٹالن نے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا میری رائے میں مسٹر چرچل اور ان کے رفقاء امن عالم کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہیں۔ دنیا کو جنگ کی ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان لوگوں کے عزائم کو بے نقاب کیا جائے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے مارشل سٹالن کی طرف سے عاید کردہ الزام کے جواب میں ایک بیان میں کہا۔ میں مسٹر سٹالن کی ہمیشہ قدر کرتا رہا ہوں۔ روسی عوام جنگ میں بڑی بہادری سے لڑے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ وہ اپنے ملک میں ہمیشہ محفوظ اور خوشحال رہیں۔ میری وزارت عظمیٰ

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ آج گاندھی جی نے تین گھنٹے تک گورنر بنگال سے ملاقات کی۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے بھی نصف گھنٹہ تک گاندھی جی سے ملاقات کی۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ عارضی حکومت میں مسلم لیگ بلاک کے لیڈر مسٹر لیاقت علی خان کو کوآرڈینیشن کمیٹی کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے یہ عہدہ پنڈت نہرو کی ایگزیکٹو کونسل کی نائب صدارت کے مقابلہ پر دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد مختلف محکموں کے کام میں رابطہ پیدا کرنا ہے

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ سبھاش چندر بوس کی زندگی یا موت کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ حکومت بنگال کو قحط کے سلسلے میں اس سال آٹھ کروڑ روپیہ بطور مدد دیا گیا۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ آج سات اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ دو بم پھینکے گئے۔ سات جگہوں پر آگ لگائی گئی۔